روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 129 | ہفتہ 8 صفر المظفر 1418ھ 14 احسان 1376ہش 14 جون 1997ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

رحیمیت میں ایک خاصہ پردہ پوشی کا بھی ہے، مگر اس پردہ پوشی سے پہلے یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی عمل ہو اور اس عمل کے متعلق اگر کوئی کمی یا نقص رہ جائے، تو اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت سے اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ رحمانیت اور رحیمیت میں فرق یہ ہے کہ رحمانیت میں فعل اور عمل کو کوئی دخل نہیں ہوتا، مگر رحیمیت میں فعل و عمل کو دخل ہے۔ لیکن کمزوری بھی ساتھ ہی ہے۔ خدا کا رحم چاہتا ہے کہ پردہ پوشی کرے۔ اسی طرح مالک یوم الدین وہ ہے کہ اصل مقصد کو پورا کرے۔ خوب یاد رکھو کہ یہ امہات الصفات روحانی طور پر خدا نما تصویریں ہیں۔ ان پر غور کرتے ہی معاً خدا سامنے آجاتا ہے اور روح ایک لذت کے ساتھ اچھل کر اس کے سامنے سربسجود ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 126)

عاجزانہ دعا تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دعا جو عاجزانہ طور پر کی جاتی ہے تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے۔ تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک علم والی اور دوسری جو ارادہ کے بعد کی جاتی ہے۔ وہ بدل جاتی ہے۔ اور ایسے رنگ میں بدلتی ہے۔ کہ وہم بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ دعائیں کریں اور ان ایام میں دعاؤں پر بہت زور دیں مگر یاد رکھیں ان کا اصلی مقصود یہی ہو کہ خدا مل جائے۔ دنیا کے لئے بھی اگر دعا کریں تو منع نہیں مگر مد نظر یہ ہو کہ دنیا کی جتنی بھی حاجات ہیں ان کا مانگنا تو ایک ذریعہ اور بہانہ ہے خدا تعالیٰ سے ملنے کا اصل چیز خدا کی محبت اور اس کا قرب ہی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص اپنے محبوب سے جدا ہو کر جب جاتا ہے۔ اور اسے کوئی اور بات یاد آجاتی ہے۔ تو پھر ملنے کے لئے واپس آجاتا ہے۔ اس وقت وہ دل میں خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ کہ ملاقات کا ایک اور موقعہ مل گیا اور ایک اور موقعہ پیدا ہو گیا۔ پس اس نیت اور اس ارادہ سے خدا کے سامنے جاؤ پھر خواہ اولاد مانگو۔ خواہ مال مانگو۔ خواہ مدارج میں ترقی مانگو۔ خواہ اپنی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کرو۔ یہ سب کر سکتے ہو مگر جب بھی تم کچھ مانگ رہے ہو یہی سمجھو کہ اس چیز کو نہیں بلکہ خدا کو مانگ رہے ہیں۔ اس حالت میں اگر وہ چیز تم کو نہ بھی ملے تو بھی ناامیدی اور بددلی نہ ہوگی۔ کیونکہ اصل غرض تو خدا تھی۔ وہ چیز تو محض بہانہ تھی۔ اصل غرض پوری ہوتی جا رہی ہے تو دوسری چیزوں کا کیا ہے۔ اس وجہ سے مایوسی نہ ہوگی۔ پس یقین اور وثوق کے ساتھ خدا تعالیٰ کو مانگو آج کل برکات کے دن ہیں۔ جتنا انسان ایمان میں ترقی کرتا جائے اس کے لئے ایسے دن پیدا ہو جاتے ہیں مگر ہر دن ایسا نہیں ہوتا کہ عید کا دن ہو بے شک ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کے لئے ہر روز روز عید نیست والی مثال غلط ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے ہر روز عید بنا دیتا ہے۔ مگر باقیوں کے لئے خاص خاص مواقع ہوتے ہیں۔ دیکھو بادشاہ کا ایک مقرب تو روزانہ اسے مل سکتا ہے۔ مگر ہر شخص روزانہ نہیں مل سکتا۔ وہ تو جب دربار منعقد ہوگا۔ یا جو خاص دن ملنے کا مقرر ہوگا اسی دن مل سکے گا۔ رمضان کے دن ایسے ہیں کہ ہر شخص خدا سے مل سکتا ہے۔ پس ان بابرکت ایام کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ان دنوں خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔ اپنے لئے بھی اور سلسلہ کی اشاعت کے لئے بھی اور پھر ساری دنیا کے لئے بھی۔ کیونکہ سب لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی تباہی سے ہمیں رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے لئے دعائیں کی جائیں جو سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں پھر ہم بخیل نہیں ہیں۔ وہ خدا جو (صاحب ایمان) کو رزق دیتا ہے۔ وہی کافروں کو بھی دیتا ہے۔ ان کے لئے

باقی صفحہ 7 پر

جلسہ سالانہ امریکہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لائیو خطابات کا پروگرام

جلسہ سالانہ امریکہ 20 سے 22 جون 1997ء تک منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ جلسہ سالانہ امریکہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو (براہ راست) ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔ جلسہ سالانہ امریکہ میں حضرت صاحب کے لائیو خطابات کا پروگرام درج ذیل ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ امریکہ

(پاکستانی وقت کے مطابق)

افتتاحی خطاب-20جون بروز جمعہ
رات 11 بجے تا 1 بجے
21-22 جون کی درمیانی رات۔ لجنہ سے خطاب
رات ایک بجے تا 3 بجے
22-جون بروز اتوار- اختتامی خطاب
رات 8 بجے تا 10-30 بجے

نکاح

○ عزیزہ حمیرہ نورین صاحبہ بنت مکرم شیخ سعد الدین سعدی صاحب سابق جنرل مینیجر چپ بورڈ فیکٹری جہلم حال لاہور کا نکاح ہمراہ عزیز ڈاکٹر فرید احمد احسن صاحب ایف۔ آر۔ سی۔ ایس ا والسال ہسپتال برمنگھم یو۔کے ابن مکرم ملک محمد اعظم صاحب دار العلوم غربی ربوہ مورخہ 4۔ مئی 97ء بعد عصر بیت مبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے تین لاکھ تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ مکرمہ حمیرہ نورین محترم شیخ عبد القادر صاحب (وفات یافتہ) محقق و سکالر کی پوتی اور مکرم محمد اسماعیل غازی بٹ صاحب چیف لائبریرین (ر) پنجاب یونیورسٹی لاہور کی نواسی ہیں اور عزیز ڈاکٹر موصوف ملک محمد اکرم شاہد صاحب ایم اے مربی سلسلہ مانچسٹر کا بھتیجا ہے۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد الحق صاحب بوبک ابن محترم چوہدری سردار خان صاحب بوبک سکنہ 6/25 دار الرحمت شرقی "ب" ربوہ سابق انسپکٹر وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 6۔جون 1997ء بروز جمعہ مختصر علالت (ہارٹ اٹیک کی وجہ سے) کے بعد رات 11 بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 84 سال وفات پا گئے مورخہ 7۔ جون 1997ء بروز ہفتہ بعد عصر بیت المہدی میں ان کا جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھایا جس میں کثیر احباب شامل ہوئے بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

14- احسان 1376 ہش 14- جون 1997ء

خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات

کچھ لوگ تو ایسے موجود ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود پر بھی ایمان نہیں لاتے۔ ہم انہیں دہریہ کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ دنیا بھر میں باقی سب لوگ خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لاتے ہیں آپ ان سے پوچھیں تو وہ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور ہم اس کے وجود پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ چاہے کسی ہی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں اس عقیدے کا اقرار کرتے ہیں لیکن کیا ہم سب یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے اور کیا ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے سے ہم میں اور ہمارے ماحول میں کیا تبدیلیاں لازمی ہیں۔ اگر تو خدا تعالیٰ کے وجود کو محض اس لئے مانتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ موجود ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ تو ایسا وجود ماننے کا کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور ہماری اپنی زندگی پر بھی یہ عقیدہ کسی طرح اثر انداز نہیں ہوتا۔

پس یہ کہہ دینا کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور اس کے موجود ہونے کے عوامل پیش نظر نہ رکھنا اور اس بات کو نظر انداز کرتے رہنا کہ اس کے وجود کے ہم پر کیا اثرات ہیں یہ بات کسی طرح بھی درست نہیں کہلا سکتی۔ خدا تعالیٰ موجود ہے تو وہ کیسا خدا ہے۔ اس نے کیا کیا ہے اور کیا کر رہا ہے اور کیا کر سکتا ہے۔ ان ساری باتوں کا ہمیں علم ہونا چاہئے۔ اور یہی وہ باتیں ہیں جن کا علم حاصل کرنے کے لئے ہم اس کی صفات پر غور کرتے ہیں۔ دراصل جو کچھ اس نے کیا ہے یا جو کچھ وہ کر رہا ہے اور جو کچھ وہ آئندہ کرے گا یہ سب اس کی صفات کے مظاہر ہیں۔ اور اگر ہمیں ان صفات کا علم نہ ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو پوری طرح سمجھا ہی نہیں۔ اور پھر ان صفات کا ہماری اپنی ذات پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ہم ان سے کس طرح متاثر ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو بدلتے ہیں تو کس طرح بدلتے ہیں۔ نہیں بدلتے تو کہاں نہیں بدلتے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ جب تک یہ ساری باتیں پیش نظر نہ ہوں اور جب تک یہ ساری باتیں ہمارے تجربہ میں نہ آئیں اور جب تک ہمیں ان ساری باتوں کے تجربات کا پوری طرح احساس نہ ہو اور ان کے نتائج سے ہم آگہی نہ حاصل کریں اس وقت تک یہ کہنا کہ ہم خدا تعالیٰ کے وجود کو مانتے ہیں محض ایک رسمی عقیدہ تو ہو سکتا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

پس ہمیں ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کیا ہیں اور وہ ہم پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔ کیا باتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہیں اور کیا کچھ ہے جو اسے پسندیدہ نہیں۔ ہمیں اس کے وجود کو مانتے ہوئے کیا کرنا چاہئے اور کن باتوں سے باز رہنا چاہئے۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکیں تو یقیناً ہمارا خدا کے وجود میں ایمان لانا ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ ہم جب بھی کچھ کرتے ہیں ہمارے پیش نظر یہ ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی صفات میں سے کوئی نہ کوئی صفت اس کے نتیجے میں ہم پر اثر انداز ہوگی۔ وہ ہمیں دیکھتا ہے۔ ہماری باتوں کی کنہہ کو بھی جانتا ہے۔ وہ اچھائی کو پسند کرتا ہے اور برائی کو برا سمجھتا ہے۔ اگر ہم واقعی ایسا کر سکیں تو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ہم اپنے علم کی وسعت کے مطابق کبھی کسی برائی کے قریب بھی نہیں جائیں گے۔ اور ہم سے ہمیشہ نیکیاں ہی سرزد ہوں گی۔

جب انسان کسی کا حق مارتا ہے تو اس میں دو باتوں کا اظہار کرتا ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ طاقت ور ہے اور سارے حقوق اسی کو ملنے چاہئیں۔ وہ کسی اور کو اس کا حق دینا نہیں چاہتا۔ اور دوسری بات یہ کہ اسے ایسا کرنے سے روکنے والا کون ہے۔ اور کون ہے جو اس کی گرفت کر سکے۔ اور جب بھی انسان کے دل میں یہ دونوں خیالات آتے ہیں اس وقت وہ دراصل خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل نہیں رہتا۔ بے شک زبان سے کہے کہ میں خدا تعالیٰ کے وجود کو مانتا ہوں۔ لیکن جو کام اس نے کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے وجود کو حقیقی طور پر نہیں مانتا۔ زبانی کلامی کہنے سے کیا بنتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی کسی سے خیانت کرتا ہے تو وہ یہی سوچتا ہے کہ جو کچھ میں نے کیا ہے اس کا کسی اور کو علم کس طرح ہو گا۔ اور جب کسی اور کو علم ہی نہیں ہو گا تو وہ مجھ سے باز پرس کیسے کرے گا۔ اور مجھ سے باز پرس نہیں کرے گا تو مجھے اپنے اس عمل کا نقصان ہی کیا ہے۔ اس وقت بھی وہ یہ بات بھول جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے اور وہ سب کچھ دیکھتا ہے اور باز پرس کرتا ہے۔ اچھی باتوں کو اچھا سمجھتے ہوئے ان کی جزا دیتا ہے اور بری باتوں کو برا سمجھتے ہوئے ان کی سزا دیتا ہے تو گویا جب کوئی شخص خیانت کرتا ہے تو اس وقت وہ اپنے آپ کو خدا کے وجود کا قائل کہنے کے باوجود دراصل خدا کے وجود کا قائل نہیں ہوتا۔ اس بات کو پھیلایا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر بدی کرتے ہوئے وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل نہیں رہتا۔ خدا تعالیٰ کی صفات اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے وجود کا وہ حقیقی طور پر قائل ہو اور اس کی صفات ہمیشہ اس کے سامنے رہیں تو اس کی زندگی میں ایک خارق عادت تبدیلی آ جاتی ہے۔ وہ ہر لمحہ اور ہر کام میں اس بات کا خیال رکھے کہ میں خدا تعالیٰ کی نظر میں ہوں۔ اگر ایسا ہو تو وہ کسی کا حق بھی نہیں مارے گا۔ کسی سے خیانت بھی نہیں کرے گا۔ اس کے دل میں کسی کے متعلق کینہ' حسد' اور ریاء وغیرہ بھی پیدا نہیں ہو گا۔ اور جب یہ باتیں نہ ہوں تو وہ خدا تعالیٰ کو نہ صرف مانتا ہے بلکہ وہ اس کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے اور جتنا وہ خدا کے قریب ہوتا ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ اسے زیادہ نظر آنے لگتا ہے۔ اور یہ وجہ اس کی خارق عادت تبدیلی کا ایک نمایاں عنصر بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس عقیدے کو کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور اس کی صفات کو ہمیشہ ہمارے دل میں راسخ رکھے اور ہمیں ہر برائی سے بچاتا ہوا ہر نیکی کرنے کی توفیق عطا کرتا رہے۔

غم نہیں مجھ کو اپنے ماضی کا
حال بھی ہے تو حال اچھا ہے
آنے والے دنوں کی مت پوچھو
سُر بھی اچھا ہے تال اچھا ہے
روز و شب کی مَیں کس لئے سوچوں
بِیت جائے تو سال اچھا ہے

ابوالاقبال

پروفیسر میاں محمد افضل

کوچہ ہائے قادیان

پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیان۔ قادیان' ایک چھوٹی سی گمنام سی بستی 'جو آج سے سو سال قبل مرکز توجہ بننا شروع ہوئی۔ جس کی مقناطیسیت نے بڑوں اور چھوٹوں' سبھی کو اپنی طرف کھینچا۔ کچھ ایسے تھے جو اس کی ماہیت کو نہ پا سکے مگر کچھ ایسے مسحور ہوئے کہ پھر وہ وہیں کے ہو کے رہ گئے۔ ایک عظیم وجود جو مرکز توجہ تھا ان کی شخصیت میں ایسی کشش تھی' بات میں اتنی سچائی تھی' انداز میں ایسا سحر تھا کہ سبھی متاثر ہوئے۔ کچھ مسرور ہوئے اور بہت سے ایسے تھے جو مسحور ہوئے اور ایسے کہ ہمیشہ کے لئے اس دامن سے وابستہ ہو گئے۔

آج وہ چھوٹا سا قصبہ۔ وہ معزز مقام پھر مرجع خلائق ہے۔ پھر لوگ جوق در جوق پہنچ رہے ہیں۔ آج پھر جلسہ قادیان (1992ء) سے نہ صرف اہالیان قادیان اور شرکاء جلسہ مسرور ہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدی ایک انوکھے انداز سے' ایک نرالے طریق سے' اس کی رونقوں اور برکتوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ آج پھر پچھلے سال کی طرح بینر لہرا رہے ہیں۔ قمقمے جگمگا رہے ہیں۔ خیمے اور بیرکیں بھر رہی ہیں۔ شرق سے بھی اور غرب سے بھی فدائیان پہنچ رہے ہیں۔ گورے بھی نظر آتے ہیں اور کالے بھی۔ مگر یہ راقم محض چشم تصور سے سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ پرانی یادیں امڈی چلی آ رہی ہیں۔ حسین و خوشکن یادیں۔ گزرے ہوئے نظارے۔ سہانے اور دلفریب بیتے ہوئے لمحے' نایاب' و ناقابل فراموش ماضی کے ورق الٹنے شروع ہوئے۔ یادیں دست بستہ کھڑی ہو گئیں۔ ہر ایک خواہش مند ہے کہ اس کا تذکرہ کیا جائے۔ ہر ایک متمنی ہے کہ اس کا ذکر دہرایا جائے۔ یادوں کا جھرمٹ ہے اور جی بھی چاہتا ہے کہ نقاب اٹھاؤں اور ان کا رخ زیبا پیش کروں مگر ڈرتا ہوں کہ کہیں محض ماضی میں بسنے والا انسان نہ قرار دیا جاؤں۔ اس لئے اے حسین اے پیاری یادو! تم سے معذرت کے ساتھ آگے بڑھنا چاہوں گا۔ مگر اس معذرت کے باوجود چند یادیں بضد ہیں کہ ان کو قرطاس ابیض پہ پیش کیا جائے۔ اس لئے مجبوراً انہیں دہرانا پڑ رہا ہے۔

قادیان کا پہلا صد سالہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ بستر لپیٹے جا رہے ہیں' سامان اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ سواریوں کی تلاش ہے۔ نظریں گھوڑا گاڑی اور گدھا گاڑی کی متلاشی ہیں۔ آج گدھے بھی اہم ہیں۔ بہر حال تلاش و انتظار کے بعد ایک گھوڑا گاڑی مل ہی گئی۔ سامان تو اوپر رکھ لیا مگر اس کے ساتھ بھاگتے ہوئے جانا تو ممکن نہیں۔ سو باوجودیکہ اہلیہ معترض ہوئیں کہ کیسی بے ڈھنگی سواری ہے جس پر بیٹھنے کو کہہ رہے ہو۔ وہ ہچکچائیں مگر اور کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر بر سر سامان بٹھا دی گئیں۔ ایک لڑھکتے ہوئے بستر پہ ہمیں بھی جگہ مل گئی۔ ابھی بیوی اس ہمالیہ سے اترنے کی ترکیب سوچ ہی رہی تھیں کہ جلد جلد قریب آتا ہوا ایک قافلہ نظر پڑا۔ یہ وہی کاروان محبت تھا جو قادیان میں محبتیں اور شفقتیں بکھیرتا' پیار بانٹتا' اشتیاق دید سے ترسی ہوئی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا' محبوب سالار کارواں کی قیادت میں ادھر آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ آج یہ سالار کارواں' یہ محبوب امام رخصت ہونے والے دوستوں کو اپنے متبسم لبوں سے سلام رخصت کہنے تشریف لا رہے ہیں۔ میری اہلیہ نے ایک نظر اس تیزی سے قریب آتے ہوئے کاروان محبت کی طرف ڈالی۔ لڑھکتا ہوا بستر ڈگمگانے لگا۔ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ انہوں نے دھم سے چھلانگ لگا دی۔ اتنے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بالکل ہمارے سامنے پہنچ گئے۔ حضرت صاحب نے ایک نگاہ محبت ڈالی۔ جواب ملتجی نگاہوں نے دیا۔ حضرت صاحب رک گئے۔ متبسم لبوں سے پھول جھڑنے لگے۔ بڑی محبت سے حال پوچھا۔ دعا کی درخواست کو قبولیت ملی۔ فی امان اللہ کا تحفہ عطا ہوا۔ ہم دونوں کے سروں پہ شفقت کا ہاتھ رکھ کے اپنی عنایتوں سے نوازتے ہوئے' ہمیں ایسی کیف و مستی کی کیفیت دے گئے کہ اس کا سرور آج بھی محسوس ہو رہا ہے۔

ایک اور نظارہ جو راقم تو نہ دیکھ سکا لیکن حضرت صاحب سے سننے کے بعد ذہن پہ ایسا نقش ہو گیا گویا میری آنکھوں نے دیکھا ہو۔ ایک سردار صاحب' ایک چھوٹے سے معصوم بچے کو اٹھائے کھڑے ہیں۔ بچہ سو رہا ہے' باپ کے کندھے پر سر لٹکائے۔ مگر اس معصوم چہرے پہ چند شکنیں' پریشانی کی غماض' رخسار پہ ڈھلکے ہوئے آنسو' اندرونی کرب کے آئینہ دار۔ بھلا اس معصوم بچے کو کیا پریشانی ہو سکتی ہے؟ یہ سردار صاحب یہاں بیت کے باہر کیوں کھڑے ہیں؟ بچے کو بھی ساتھ کیوں لائے ہیں؟ یہ ایک بڑی ہی پیاری داستان ہے۔ وہ چھوٹا سا معصوم بچہ جسے نہ مذاہب کی پہچان' نہ عقائد سے واقفیت وہ تو صرف ایک زبان سمجھتا ہے۔ محبت کی زبان' پیار کی زبان' اسے اس پیارے امام سے' اس محبوب ہستی سے دو تین روز اتنا پیار ملا کہ جب ایک روز وہ ان مسکراتی ہوئی آنکھوں کو اور محبت نچھاور کرنے والے لبوں کی عنایات سے محروم ہوا تو وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا۔ بے قرار ہو گیا۔ نڈھال ہو گیا۔ اس ننھے سے معصوم بچے کو ایسی محبوب ہستی نے ایک روز کی جدائی بھی شاق گزری۔ شاید اس کے اندر سے صدا آئی۔ یہ تو پروانے کا کام ہے کہ شمع کی تلاش کرے اور اس کا طواف کرے۔ سو اس نے اپنے والد کو مجبور کیا کہ وہ حضرت امام تک پہنچیں تا وہ ایک نظر' ایک بھرپور نظر اس منور' متبسم چہرے پہ ڈال سکے یہ محبت تھی جو اسے کھینچ لائی۔ اور کس کی محبت؟ اس وجود کی جو سراپا محبت ہے۔ شفقت ہے' پیار ہے۔

ایک اور نظارہ جو ذہن پر ایسا نقش ہے کہ کبھی بھول نہ سکے۔ ایسی کیفیت جو ہمیشہ سرشار کئے رہے۔ وہ نظارہ قادیان میں آخر شب کی عبادت ادا کرنے کا ہے۔ صبح کے ساڑھے تین۔ چار بجے سے بیرکوں خیموں برآمدوں کمین گاہوں میں بیداری کی لہر دوڑ جاتی۔ ہر آنکھ وا ہو جاتی' ہر لب پہ دعائیں ہوتیں۔ ایک بھاگ دوڑ شروع ہو جاتی ہر قدم تیز قدم بیت اقصیٰ کی طرف اٹھتا۔ ایک گیٹ سے گزر کے عبادت گزار ان تنگ مگر روشن گلیوں میں داخل ہو جاتے جہاں کبھی ان کے پیارے امام (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے قدم پڑے تھے۔ آج پھر اس شمع کے پروانوں کو' اس دیار محبوب کے دیوانوں کو انہی نقش ہائے قدم پہ چلنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ یہ کتنی بڑی خوش بختی ہے۔ کتنی خوش نصیبی ہے۔ سب کی منزل بیت اقصیٰ ہے۔

چلئے ہم ان اللہ کے پیاروں کی عبادت میں مخل نہ ہوں۔ انہیں یکسوئی سے خالق و مالک سے راز و نیاز کی باتیں کر لینے دیں۔ آیئے ہم ماضی میں کچھ سال پیچھے چلے جائیں۔ اور اس بیت اقصیٰ' جس کی جانب سب بھاگے چلے آ رہے ہیں' کی کہانی تو معلوم کرنے کی کوشش کریں۔

ایک مغل خاندان ہجرت کر کے قادیان کے علاقہ میں پہنچتا ہے۔ ایک ریاست قائم کرتا ہے جس میں 85 گاؤں شامل ہیں۔ حالات بدلتے ہیں اور ریاست تقریباً چھن جاتی ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں ریاست کا صدر مقام قادیان اور نواحی پانچ گاؤں واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب (والد ماجد حضرت بانی سلسلہ) کو ان کی بازیابی کے لئے عدالتوں میں بھی حاضر ہونا پڑتا ہے اور مقدمہ بازی کے جھنجھٹوں میں بھی الجھنا پڑتا ہے۔ آخر مطلع صاف ہوتا ہے تو وہ اپنے سامنے ایک عظیم مقصد رکھ کر تگ و دو شروع کر دیتے ہیں۔ قادیان کے عین وسط میں ایک خانہ خدا بننا چاہئے۔ کارداران کی حویلی نیلام ہو رہی ہے۔ اس سے مناسب جگہ بیت کے لئے نہیں ہو سکتی۔ مگر مخالفین شرارت پہ تلے ہوئے ہیں۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب اپنے نیک ارادوں کی تعبیر نہ پا سکیں' ایک عظیم مقصد کو حاصل نہ کر سکیں۔ کوڑیوں میں بک جانے والی زمین انتہائی قیمتی قرار دی جاتی ہے مگر خدا کے شیر یہ تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ اگر ساری جائیداد بھی فروخت کرنی پڑے تو بھی بیت کے لئے زمین لے کر رہیں گے۔ آخر ان سب رکاوٹوں کے باوجود اپنے عزم کو حقیقت کی شکل دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایک شاندار بیت تعمیر کی جاتی ہے۔ چہ میگوئیاں ہوتی ہے۔ "آخر یہ بیت کس لئے بنائی جا رہی ہے' یہاں کون عبادت کرنے آئے گا۔ یہاں تو چمگادڑیں ہی رہا کریں گی" مگر ان کوتاہ بینوں کو کیا معلوم تھا کہ اس بیت سے ایک مینارہ ابھرے گا جس سے ایک ایسا نور نکلے گا جو ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ مینار وجود میں آیا اور نور چھلکنے لگا۔ پھیلنے لگا۔ اور آخر دنیا کے کونوں تک پہنچ گیا۔ تاریخ احمدیت میں ایک اہم سنگ میل۔

جلسہ تو اس بار بھی ہو رہا ہے مگرچہ پچھلے سال والی رونق کہاں۔ وہ مجسم محبت و شفقت وجود' اس بار جلسہ میں شامل نہیں مگر پھر بھی موجود ہے۔ پانچ ہزار میل دور سے جلسہ قادیان کے سامعین سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ فضائیں' ہوائیں' برقی لہریں خدمت پہ مامور' حکمت و دانش کا یہ بے بہا تحفہ اٹھائے ہوئے' قادیان کی سرزمین تک پہنچ رہی ہیں۔ مگر یہ تحفہ ایسا ہے جس کو دنیا کے کونے تک پہنچنا چاہئے۔ یہ نفرتوں' عصبیتوں' تنگ نظریوں کے ختم کرنے کا پیغام ہے۔ یہی ہے جو دنیا کو تباہی سے بچا کے ایک روشن مستقبل کی نوید بن سکتا ہے۔ اسے قریہ قریہ' شہر شہر' دنیا کے دور دراز کونوں تک پہنچانا چاہئے اور برقی لہریں یہ خدمت انجام دے رہی ہیں۔ مواصلاتی سیارے یہ فرض پورا کر رہے ہیں۔ نفرتیں مٹ رہی ہیں۔ فاصلے سمٹ رہے ہیں۔ ایک طلسماتی لمحہ ہے۔ ایک انوکھی بات' ایک انہونی بات وقوع پذیر ہو رہی ہے۔ یہ ایک ایسا کرشمہ ہے جو شاید پہلے کبھی چشم فلک نے نہیں دیکھا۔ آج یہ آواز وقت کو اپنی گرفت میں لئے ساری دنیا پر چھا رہی ہے۔ یہ آغاز ہے ایک نئے دور کا۔ جو اللہ نے چاہا تو دنیا کا نقشہ بدل کے رکھ دے گا۔

ایک اچھی بات

وہ خدا جس کے انعامات انسان کے ساتھ ہر حال میں شامل رہتے ہیں اور وہ بے شمار اور بے اندازہ احسانات ہیں اسی کا شکر کرتے رہنا ضروری ہے۔ شکر اسی کو کہتے ہیں کہ سچے دل سے اقرار کرے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ایسی ہیں کہ بے شمار بے اندازہ ہیں۔

واقفین نو

C اور آخری بات یہی ہے پھر بھی کہ ان کی عظمت کردار کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں بچپن میں کردار بنائے جاتے ہیں دراصل اگر تاخیر ہو جائے تو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ محاورہ ہے کہ لوہا گرم ہو تو اس کو موڑ لینا چاہئے لیکن یہ جو بچپن کا لوہا ہے یہ خدا تعالیٰ ایک لمبے عرصے تک نرم ہی رکھتا ہے اور اس نرمی کی حالت میں اس پر جو نقوش آپ قائم کر دیتے ہیں وہ دائمی ہو جایا کرتے ہیں اس لئے یہ وقت ہے تربیت کا اور تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لے لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے یہ دو نسلوں کے رابطے کے وقت ایک ایسا اصول ہے جس کو بھلانے کے نتیجے میں قومیں ہلاک بھی ہو سکتی ہیں اور یاد رکھنے کے نتیجہ میں ترقی بھی کر سکتی ہیں۔ ایک نسل اگلی نسل پر جو اثر چھوڑا کرتی ہے اس میں عموماً یہ اصول کار فرما ہوتا ہے کہ بچے ماں باپ کی کمزوریوں کو پکڑنے میں تیزی کرتے ہیں اور ان کی باتوں کی طرف کم توجہ کرتے ہیں اگر باتیں عظیم کردار کی ہوں اور بیچ میں سے کمزوری ہو تو بچہ بیچ کی کمزوری کو پکڑے گا۔

امۃ الباسط ایاز۔لندن

ممنونِ احسان

اکثر اخبار الفضل میں "ممنون احسان" کے تحت واقعات پڑھتی رہی خیال آیا کہ شاید اگر میں کوئی واقعہ لکھوں اور آپ پسند فرمائیں تو شائع ہوسکے مگر یہ مجھے معلوم نہیں کہ واقعہ صرف ایک ہی ہونا چاہئے یا زیادہ بھی لکھ سکتے ہیں میری زندگی میں تو بے شمار واقعات مجھے یاد ہیں اور میں اپنے محسنوں کے لئے ہمیشہ دعا کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی کیونکہ ان واقعات سے میری زندگی بنی اور میں نے سب کچھ پایا اور سیکھا ہے لہٰذا لکھنے کی جرأت کر رہی ہوں آپ کو اختیار ہے اور اس تحریر سے جو مرضی سلوک کریں دعاؤں میں یاد رکھیں آپ میرے ابا جان کے دوستوں میں سے ہیں اور ہمارے بزرگ ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں بڑی برکت دے اور آپ کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے۔ آمین۔

پہلا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ہماری شادی حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے کروائی۔ حضرت ابا جان (مولانا ابو العطاء جالندھری) سے کہا کہ بس میں آپ کو کہتا ہوں کہ یوں سمجھیں کہ میں اپنی بیٹی کی شادی افتخار احمد صاحب سے کرنے کو کہہ رہا ہوں آپ بالکل فکر نہ کریں بس یہی وہ الفاظ تھے جن کے بعد میرے ابا جان نے بات طے کردی اور تین دن کے اندر اندر نکاح بھی ہو گیا جو بنفس نفیس حضرت امام جماعت الثانی نے 1958 کے جلسہ سالانہ پر پڑھا۔ دن ہفتے اور مہینے گزرنے لگے کہ چندہ ماہ بعد ایک لفافہ میرے ابا جان نے لاکر مجھے دیا جس پر میرا نام لکھا تھا اور مجھے کہا کہ یہ تمہارے لئے حضرت میاں صاحب (مرزا بشیر احمد صاحب) نے بھجوایا ہے شاید تم نے کوئی دعائیہ خط لکھا تھا اس کا جواب ہو میں نے جلدی سے لفافہ کھولا تو کیا دیکھتی ہوں کہ اس لفافے میں صرف ایک لڑکے کی "تصویر" ہے جسے میں نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا اور نام بھی نہیں جانتی تھی۔ اور اس کو الٹا کر دیکھا تو کیا دیکھا کہ لکھا ہے "حق بحق حقدار"

یہ وہ احسان عظیم ہے جو حضرت میاں صاحب نے مجھ پر کیا اس واقعہ سے دو سبق ملتے ہیں ایک تو یہ کہ امانت کو اس قدر سنبھال کر رکھا اور پھر اتنے پیار سے اس کی منزل تک پہنچایا۔ ورنہ اکثر لڑکے اور لڑکیوں کی تصاویر رشتہ کے لئے بھجوائی جاتی ہیں مگر کبھی اس طرح سے اعلیٰ اخلاق اور محبت کے سلوک کا دل پر گہرا اثر ہے۔

دوسرا واقعہ میرے ساتھ تب پیش آیا جب فجی کے ملٹری ہاسپٹل میں میں داخل تھی اور اگلے روز میرا اپریشن ہونا تھا یہ 1985ء کا سال تھا رات کو جبکہ میں Nill by Mouth تھی میرے میاں میرے سرہانے بیٹھے مجھ سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے میرا حوصلہ بڑھانے کے لئے اور ہمت دینے کے لئے بہت سے واقعات جب جب اللہ میاں نے تکالیف سے نجات دی اور اپنے پیار سے نجات دی وغیرہ وغیرہ۔ کہ اچانک ہمارے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی (چونکہ الگ رہائش کے لئے ایک کمرہ مخصوص کروایا گیا تھا) چونکہ ہاسپٹل کا ہی حصہ تھا پرائیویٹ طور پر انتظام تھا دوسرے مریضوں کے نام بھی باہر لگے بورڈ پر لکھے تھے جن کے اپریشن اگلی صبح ہی کو ہونا تھے انہیں میں سے ایک عزیزہ نے جب میرا نام پڑھا Mrs Basit Ayaz لندن سے تو ان کو میرے نام کے ساتھ خدا نے دل میں یہ ڈالا کہ یہ بہن ایک تو دین حق کی پیروکار ہے دوسرے لندن سے آئی ہے مجھے ضرور معلوم کرنا چاہئے کہ کون ہے؟ بہرحال یہی وہ محترمہ تھیں جنہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا ڈاکٹر صاحب میرے میاں نے دروازہ کھولا اور سلام کہہ کر ایک طرف کو ہو گئے ان محترمہ کو اندر آنے کو کہا اور خود کمرہ سے باہر چلے گئے یہ تھیں میری محسن دیار غیر میں منہ بولی بہن جنہوں نے مجھے اس قدر تسلی دی کہ آپ ہرگز اپنے بچوں کا فکر نہ کریں ہم ان کا خیال رکھیں گے آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو ہم حاضر ہیں۔ اگرچہ حضرت صاحب کی دعاؤں اور توجہ اور کمال شفقت سے فجی مشن کے انچارج مربّی اور ان کی بیگم صاحبہ ہمارا خیال رکھ رہے تھے مگر یہ رات کے اندھیرے میں پیار اور محبت اور خلوص کی چنگاری لے کر آئی اور پھر اس نے واقعی بہن بن کر سلوک کیا۔ اپریشن کے بعد دو روز تک جبکہ میں ہوش میں نہ تھی اس نے میرے کمرے کو پھولوں سے سجایا اور میرے بچوں اور میاں کو کھانا بھجواتی رہی اور میرے میاں نے بتایا کہ آپ کے سرہانے کھڑی دیر تک رو رو کر دعائیں بھی کرتی رہی تھیں کہ اے اللہ اس ماں کو اس کے بچوں کے واسطے ہی صحت اور زندگی دے..... میری اس منہ بولی بہن نے دیار غیر میں جو سلوک کیا میں آج بھی اس کی ممنون احسان ہوں اور دعائیں کرتی ہوں میرے صحت یاب ہونے پر مجھے اپنے گھر دعوت پر بلایا اور شاندار دعوت کے ساتھ ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ فجی ایئرپورٹ پر رخصت کیا اور الوداع کہتے ہوئے ہم ایک دوسرے سے ایسے رو رہے تھے جیسے حقیقی رشتہ ہو مگر تھا صرف اور صرف دین حق اور انسانی اخلاق کا تعلق تھا اے میری دور افتادہ بہن یاسمین کبھی لندن آؤ تو ضرور ملنا میں بہت ممنون ہوں گی۔

تیسرا واقعہ بھی کچھ کم احسان کا نہیں لگتا شاید کسی اور کو بھی ایسے حالات پیش آتے ہوں ہوا یوں کہ ہم ایسٹ افریقہ سے جب لندن آئے اور عارضی کرایہ کے مکان میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد دشواری محسوس ہوئی کہ گھر تو اپنا ہی اچھا ہوتا ہے ہمیں اپنا گھر خرید لینا چاہئے مگر یہ تھا ایک خیال خام ہی وہ اس طرح کہ ہمارے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا اور یہاں مکان خریدنے کے لئے Down Payment کے لئے کم از کم 10% ادا کرنا ہوتا ہے اور پھر اس کے ساتھ 25'20 سال تک M0rtgage ادا کرتے کرتے بوڑھے ہو جاتے ہیں اور مکان کا اپنا ہی کہلاتا ہے مگر گویا کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے وہ تو خیر تنخواہ میں سے ادا کرنے کی سہولت خدا نے عطا فرمادی تھی مگر کیش نہ تھا اور زندگی میں میں نے کبھی قرض نہ مانگا تھا مانگتی بھی کیسے کہ کبھی میرے میاں نے مجھے احساس ہی نہیں ہونے دیا تھا کہ کوئی ضرورت پیش آئی اور پوری نہ کی ہو اور مجھے خبر بھی نہ ہونے دی تھی کہ کیسے کیسے سب اخراجات نہایت عمدگی سے چلایا کرتے تھے۔ مگر لندن آکر تو سب آٹے دال کے بھاؤ معلوم ہو گئے.... ہاں تو بات حسن واحسان کی کر رہی تھی دور نکل گئی۔ ایک مکان پسند آگیا جو بیت فضل سے کار میں تین منٹ کے فاصلے پر تھا اور پیدل 7'8 منٹ لگتے تھے مگر اس کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں جس قدر رقم درکار تھی اس کا انتظام خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے کافی حد تک تو فرما دیا مگر صرف 2000 £ کی رقم کی کمی کی وجہ سے ہم مقررہ مدت میں اس گھر کو دستخط کر کے اپنے نام نہیں لکھوا سکتے تھے۔ اسی صبح میں حسب معمول لجنہ کے دفتر آپا سارہ رحمٰن کے ساتھ ڈاک کا کام کرنے گئی معمول کے مطابق مگر طبیعت قدرے اداس اور پریشان سی تھی کہ اگر اللہ چاہتا تو یہ انتظام ہو جاتا مگر خیر راضی برضا تھی مگر آپا سارہ کو میرے چہرہ سے علیک سلیک کے بعد گویا سب حالات معلوم ہو گئے وہ آپا شاید خط پڑھ پڑھ کر اور جواب لکھ لکھ کر اب چہرے بھی پڑھنے لگی تھیں ویسے بھی میرے ساتھ ہمیشہ محبت و پیار کا سلوک کیا کرتی تھیں پوچھنے لگیں باسط! کیا بات ہے آج قدر مضمحل اور چپ چپ ہو طبیعت تو ٹھیک ہے نا میں نے چھپانے کی ناکام کوشش کی اور کہا کہ آپا بس ٹھیک ہی ہے. جھٹ کہنے لگیں کہ یہ "ہی" سے لگتا ہے کہ آج ضرور کوئی بات ہے کہو کیا ہے وگرنہ تم تو روز خوش باش اور ہنستی رہتی ہو نہ جانے کیسے میں نے اپنی طبیعت کے خلاف نہ چاہتے ہوئے بھی آپا سارہ کو ساری بات بتادی کہ اس طرح مکان کا سودا آخری مرحلوں میں تھا اور اب رقم کی کمی کی وجہ سے نہیں لے سکتے خیر کوئی بات نہیں یہ مکان ہمارے لئے بہتر نہ ہوگا اللہ میاں اور کوئی بہتر مکان اور بہتر انتظام کردے گا یہ ساری بات میں ایک ہی سانس میں کہہ گئی اور آپا تو گویا ایک ماں کی طرح بے چین ہو گئیں اور جھٹ کہا کہ نہیں باسط! یہ مکان بہت باموقع ہے تمہاری خواہش ہے تو اللہ ضرور پوری کرے گا تو ایسے نہ کہو پھر دبی زبان میں اپنے آپ سے یہ کہتے ہوئے ڈاک پڑھنے لگیں کہ کاش میرے پاس اس قدر رقم ہوتی تو میں یہ کام کر دیتی۔ انہوں نے اتنا کہا ہی تھا کہ مہربان آپا مجیدہ محترمہ مسز شاہنواز صاحب آفس میں تشریف لے آئیں ان کو دیکھتے

باقی صفحہ 6 پر

ایک یادگار واقعہ

تاریخ احمدیت میں یہ واقعہ ہمیشہ یادگار رہے گا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی سب سے چھوٹی صاجزادی دختِ کرام سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے 24۔ اگست 1962ء کو زیورچ میں وارد ہو کر اگلے روز 25۔ اگست بروز ہفتہ صبح ساڑھے دس بجے قلب یورپ یعنی سوئٹزرلینڈ کے مرکزی شہر زیورچ میں خانہ خدا تعالیٰ کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے دست مبارک سے بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ ایک خصوصی تقریب میں آپ نے زیر تعمیر خانہ خدا کی محراب والی جگہ کے نیچے بنیاد میں وہ اینٹ رکھی جس پر حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے دعا کی ہوئی تھی۔ اس مبارک تقریب میں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے احمدیوں کے علاوہ دیگر ممالک کے احمدیوں نے بھی شرکت کی اور پریس نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اخبارات اور ریڈیو کے نمائندے بھی اس بابرکت تقریب کے موقعہ پر موجود تھے۔ ریڈیو نے ساری کارروائی ریکارڈ کرنے کے علاوہ حضرت سیدہ موصوفہ کا ایک خصوصی پیغام بھی ریکارڈ کیا۔ جس کا ترجمہ جرمن زبان میں امام بیت ہمبرگ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے کیا۔ (الفضل 28۔ اگست 1962ء ماخوذ از رپورٹ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سوئٹزرلینڈ) مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام بیت ہالینڈ نے 2۔ دسمبر 1962ء کے الفضل میں لکھا کہ 17۔ اگست بروز جمعہ حضرت ممدوحہ اپنی دو صاجزادیوں اور برادر زادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب وارد ہوئیں۔ ایمسٹرڈیم کے ہوائی اڈے پر استقبال کیا گیا آپ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے عمارت خانہ خدا کو برکت بخشی۔ اس سے قبل حضرت صاحب بھی بیت میں تشریف لائے تھے اور دعا فرمائی تھی۔ یہ خانہ خدا جو براعظم یورپ کے ساحل پر اولین خانہ خدا ہے خواتین کی قربانیوں سے معرض وجود میں آیا ہے۔ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب جرمنی نے اس سلسلے میں لکھا۔ کہ آپ 19۔ اگست 1962ء کو ہمبرگ وارد ہوئیں اور تین دن قیام فرمایا۔ ہوائی اڈے پر جماعت احمدیہ نے خیر مقدم کیا۔ استقبال کرنے والے پاکستانی احمدیوں کے علاوہ جرمن نو احمدی بھی تھے۔ جرمن پریس نے آپ کے ورود کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا اور دین حق میں عورتوں کے بلند مقام پر روشنی ڈالی (الفضل 62-8-25) اس بابرکت سفر کے بارہ میں روزنامہ الفضل 62-7-28، 62-10-19، 62-10-24 اور 62-11-1 کی اشاعتوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ نے آپ کے اعزاز میں ظہرانہ دیا جس میں اماء اللہ کے علاوہ بعض دیگر معزز خواتین بھی مدعو تھیں اور صدر صاحبہ لجنہ لندن محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے آپ کو خوش آمدید کہا۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنی جوابی تقریر میں بچوں کی تربیت، اتحاد اور امامت سے وابستگی پر زور دیا اور اماء اللہ کو مشن کے ساتھ تعلق زیادہ مضبوط کرنے کی تلقین کی۔

محمد اشرف کاہلوں

ذکر چند مخلصین کا

جماعت احمدیہ چک 433 ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے وہ محترم وجود جو مقامی طور پر احمدیت کے قیام و استحکام میں کوشاں رہے اور آج وہ ہم میں موجود نہیں۔ ان کی خدا ترسی 'اخلاص' فدائیت اور ذوق و شوق دعوت وارشاد متقاضی ہے کہ ان کا ذکر خیر ہو۔ وہ معزز اراکین احمدیت قال وحال سے خدمت جماعت پر ہمہ وقت کمربستہ رہتے تھے۔ تائید حق اور اشاعت حق میں تیغ براں تھے۔ ابتلاؤں میں بھی ان کے قدموں میں لغزش نہ آئی۔ بلکہ ان کے قدم آگے ہی آگے بڑھے۔ مخالفانہ جوش پر نمونہ استقامت بنے۔ جس پاکیزہ نور سے ان کا باطن روشن ہوا۔ اسے عام کیا۔ ان کی زندگیاں نور فراست سے مزین تھیں۔ ایک پسماندہ ماحول میں ان کا وجود عجائب روحانیہ کا آئینہ تھا۔ جس سے حق پرستی' حسن عبادات' ہمدردی اور انس ومحبت کی شعاعیں منعکس ہوئیں۔ ان مخلصین میں سے ایک محترم چوہدری احمد دین صاحب تھے۔ آپ کو بفضلہ تعالیٰ پہلے احمدی ہونے کا شرف ملا۔ احمدیت ان کے رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی۔ دعوت الی اللہ کا جنون دیکھا۔ اکثر ہاتھ میں دینی کتاب دیکھی۔ آپ کی دعوت الی اللہ کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ اور ایک جماعت کا نقشہ ابھرنے لگا۔

آپ نے مجاہدانہ زندگی بسر کی۔ عبادات دینیہ کے پابند' نمود و نمائش کو قریب پھٹکنے نہیں دیا۔ اخلاص سے حیات مستعار گزاری' فدائی احمدیت تھے۔ آپ کی کوششوں سے آپ کے حقیقی بھائی اور چچازاد بھائی احمدیت میں آئے۔ یہ خاندان اپنی استعداد و استطاعت کے مطابق خدمت دین میں منہمک ہے۔

ایک بزرگ تھے مکرم پیراں دتہ صاحب ان کے چھ بیٹے تھے جن میں سے چار بیٹے احمدیت میں داخل ہوئے۔ یہ تھے مکرم چوہدری کریم بخش' چوہدری اللہ بخش' چوہدری غلام حیدر اور چوہدری ناظر حسین صاحب یہ ہستیاں خدا ترس' تقویٰ شعار' حلیم الطبع' نیک اور پابند عبادات حقہ تھیں۔ احمدیت سے جو تعلق وفا باندھا۔ اسے تادم واپسیں خوب نبھایا۔ دعوت الی اللہ میں متحرک موجود تھے۔ احمدیت سے عقیدت حد عشق تک تھی۔ گاؤں میں جب احمدیت اثر و نفوذ پکڑ رہی تھی۔ میدان مناظرات بھی گرم ہوا۔ جس کی بنا پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نابغہ روزگار ہستیاں یہاں رونق افروز ہوئیں اور اپنے علوم حقہ اور تائید ایزدی سے کامیاب ہوئیں۔ برموقعہ مناظرہ بعض احباب نے قبول حق کی سعادت پائی۔

حق کی ضیاپاشی دلوں کے زنگ اتار رہی تھی۔ اور قلوب صیقل ہو کر کاروان احمدیت میں شامل ہو رہے تھے۔ کاروان احمدیت کا حصہ بننے کی سعادت چوہدری متاب دین للی کے خاندان کے حصہ میں بھی آئی۔ آپ کے چشم و چراغ حلقہ احمدیت میں آئے۔ ان میں سے چوہدری محمد اسماعیل' چوہدری محمد ابراہیم اور چوہدری رحمت علی اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اور چوہدری مبارک علی زندہ ہیں۔ یہ خاندان بھی خدمت دین میں برابر کا شریک رہا ہے اور ہے۔ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب رائے' فہیم اور زیرک بزرگ تھے۔ ذوق عبادت رکھنے والے اور موصی تھے۔ احمدیت کا خاص رنگ رکھتے تھے۔ ان کی اولاد بھی احمدیت سے تعلق کو استوار رکھے ہوئے ہے۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم ایک دبنگ قسم کے انسان تھے۔ جماعت سے خوب اخلاص تھا۔ غلہ منڈی گوجرہ میں آزاد کمیشن شاپ کے نام سے کاروبار تھا۔ 1974ء کے ابتلا میں تمام کاروباری نقصان کو بالائے طاق رکھ کر نمونہ استقامت دکھایا۔ گوجرہ اور مقامی جماعت کی جماعتی تحریکات میں حصہ لینے میں پیش پیش غرباء پرور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار اور عبادات کا ذوق و شوق رکھنے والے تھے۔ چوہدری احمد علی بھی رشتہ احمدیت کو قائم رکھنے میں کوشاں رہے۔ اس خاندان کے افراد خدمت دین کا جذبہ زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

چوہدری غلام نبی صاحب چنڈر نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ یہ بزرگ بھی احمدیت میں آئے تو احمدیت کے ہو کر رہے۔ ان کے دو بیٹے مکرم چوہدری محمد بوٹا اور مکرم بشیر احمد صاحب بھی زیور احمدیت سے آراستہ ہوئے۔ مکرم چوہدری محمد بوٹا کو فوت ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ اور مکرم چوہدری بشیر احمد بقید حیات ہیں۔

مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب للہی اخلاص رکھنے والی شخصیت تھے۔ بااخلاص اور باصفا زندگی گزاری۔ ہمدرد اور عبادت کے مشتاق تھے۔ زندگی کے آخری حصہ میں جواں سال بیٹے کی موت کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ صبر کا پیکر بنے دیکھا۔ ان کے یہ بیٹے کراچی میں محکمہ پولیس میں ملازم تھے۔ جو دہشت گردی کا نشانہ بنے۔

یہ خوب رو جواں مکرم مبشر احمد صاحب تھے احمدیت کا شیدائی۔ اخلاص کی تصویر تھا۔ پسماندگان میں والدہ' بیوہ اور دو چھوٹے بیٹے ہیں۔ جو خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ جماعتی خدمت میں یہ خاندان بھی دوسرے سے کم نہیں۔

قافلہ احمدیت میں شامل نفوس میں سے ایک مکرم چوہدری فضل دین صاحب بھی تھے۔ امامت ثالثہ میں قبول احمدیت کی توفیق ایک خواب کی بنا پر پائی۔ 1977ء میں بشرح صدر حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔ عمر کے آخری حصہ میں قبولیت احمدیت کی توفیق و سعادت پائی تھی۔ استقامت کا نمونہ دکھایا۔ دل خراش باتیں سننا پڑیں۔ کمال حوصلہ سے برداشت کیں قول کے پکے تھے۔ رشتہ احمدیت میں رخنہ نہ آنے دیا۔

باقی صفحہ 6 پر

○

جنہیں حرف و صوت سے آگہی نہ ملی وہ لوگ کہاں نہیں
مرے دوستو مری گفتگو میں شریک میری زباں نہیں

مری جستجو کو یقین ہے کہ ہیں منزلیں مری منتظر
کوئی مرحلہ کوئی فاصلہ کوئی بات مجھ پہ گراں نہیں

کسی اور کا ہو معاملہ تو ذرا سی بات بھی ہے بہت
مری بات ہو تو مرے لہو کا زیاں بھی کوئی زیاں نہیں

جو نگاہ و دل میں بہار ہو تو سدا بہار ہے زندگی
جو سمجھ سکو تو یہ جان لو کوئی دور دورِ خزاں نہیں

ترے قہقہوں نے دیئے ہیں زخم پہ زخم میرے شعور کو
یہ خدا کا شکر ہے میرے لب پہ دعا ہے آہ و فغاں نہیں

یہ کرم ہے بندہ نواز کا مری پستیاں بھی ہیں رفعتیں
مرا ظرف اتنا وسیع ہے کہ عدو کو اس کا گماں نہیں

تجھے پاؤں گا تجھے پاؤں گا میں ہر ایک راہ سے آؤں گا
ترا قرب میرا بہشت ہے کہیں اور مجھ کو اماں نہیں

سرِ دار سر کو سجا دیا یہی قرض تھا جو چکا دیا
مگر اس کی داد نسیم ہم' کہیں اور لیں گے یہاں نہیں

نسیم سیفی

○

مبارکباد دل سے کہہ رہا ہوں
اِس اَسّی سال کے مردِ جواں کو
بلندی پر اُڑا جو زندگی بھر
سُنائیں حق کی باتیں اک جہاں کو

رفیق احمد ثاقب

منور احمد وینس

المصلح کراچی یکم اپریل 1997ء

کدّو

یہ بظاہر ایک سبزی ہے مگر غذائیت سے بھرپور ہے ہندی میں کاسی پھل عربی میں قرع اور انگریزی میں PUMKIN کہتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کو یہ بہت پسند تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب خشک گوشت پکاؤ اس میں کدو ڈال لیا کرو۔ کیونکہ یہ غمگین دل کو مضبوط کرتا ہے۔ ایک دوسری جگہ پر فرمایا کہ یہ عقل کو بڑھاتا ہے اور دماغ کو قوت بخشتا ہے۔

بہرکیف یہ ڈنڈی سے لے کر بیج تک مفید ہے۔ روغن کدو کو حکماء برسوں سے دماغ کی خشکی، بلڈ پریشر اور اعصاب کے کھینچاؤ میں بطور دوائی استعمال کرا رہے ہیں۔ اس کے کھانے سے بہت گہری نیند آتی ہے۔ جو لوگ نیند نہ آنے کی شکایت کرتے ہیں وہ کدو کا استعمال کریں۔ مختلف قسم کی انگریزی دوائیوں سے نجات مل جائے گی۔

اب ذیل میں کدو کے مزید فوائد بیان کئے جاتے ہیں۔

1۔ خشکی، کھانسی، نزلہ، بلغم میں کبھی کبھی خون آتا ہو۔ سینے کی خراش ہو تو ہلکے گرم دودھ میں ایک چھوٹا چمچہ روغن کدو ملا کر پینے سے سینے کی خراش دور ہو جاتی ہے۔ گلا صاف ہو جاتا ہے۔ بلغم میں خون آنا بند ہو جاتا ہے۔

2۔ دائمی قبض۔ معدے کی تیزابیت، آنتوں کی خشکی۔ ناک بند رہتی ہو۔ روغن کدو کا استعمال مفید ہے اور ناک کے اندر بھی لگائیں فائدہ ہو گا۔

3۔ چہرے یا جسم پر داغ دھبے، خشکی، کھردرا پن ہو تو روغن کدو لگائیں۔ داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔

4۔ دل کی کمزوری کی وجہ سے سانس پھولتا ہو۔ اپنی غذا میں کدو کا استعمال رکھیں۔ غریبوں کے لئے دال اور کدو گوشت کا نعم البدل ہے۔

5۔ سر میں درد ہو تو کدو پیس کر پیشانی پر لگایئے آرام آجائے گا۔

6۔ زخم اور پھنسی ہو تو کدو کے خشک چھلکے جلا کر زخم اور پھنسی پر لگائیں۔ خشک ہو جائیں گے۔

7۔ کدو کا پانی جوڑوں پر درد ہو تو ملنے سے آرام آجاتا ہے۔

8۔ کدو کھانے سے پیاس کی شدت کم بھی ہو جاتی ہے۔

9۔ ڈنڈی کا وہ حصہ جو کدو کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کو سکھا کر رکھیں۔ زہریلا کیڑا، بچھو کاٹ جائے تو کاٹے کی جگہ لگایئے۔ شہد میں سفوف ملا کر بار بار چٹائیں زہر دور ہو جائے گا۔

10۔ پیٹ کے کیڑوں کے لئے ایک چمچہ مغز کدو چینی ملا کر رات کو کھلایئے۔ پیٹ کے کیڑے مرجائیں گے۔

قدرت نے کدو میں کیلشیم، پوٹاشیم فاسفورس، سوڈیم میگنیشیم اور فولادی اجزاء سمو دیئے۔

اس کو اپنی غذا میں شامل رکھئے۔ بہت سے امراض سے نجات مل جائے گی۔

بقیہ صفحہ 4

ہی گویا آپا سارہ کا عقدہ حل ہو گیا سلام کے بعد جھٹ کہنے لگیں آپا مجیدہ! ایک کام تو کریں!! انہوں نے پوچھا کیا کام۔ کہا کہ باسط کو 2000 روپے رقم درکار ہے دو ماہ کا وعدہ ہے یہ رقم واپس کر دے گی آپا مجیدہ نے پوچھا کہ ضمانت کون دے گا آپا سارہ نے کہا ضمانت میں دیتی ہوں آپ رقم کا انتظام کریں بات طے ہو گئی اور دو گھنٹے میں یہ کام اتنی آسانی اور عمدگی سے ہوا میں آج بھی کبھی اس واقعہ کو ان محسنوں کے احسانوں کو یاد کرتی ہوں تو دل بھر آتا ہے۔ خدا نے ان بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل ہمیں وہ گھر دیا جو اتنا بابرکت ثابت ہوا کہ اس میں خواتین مبارکہ میں سے حضرت چھوٹی آپا، مہر آپا بی بی امتہ الباسط صاحبہ آپا آصفہ بیگم صاحبہ اور خود حضرت صاحب بنفس نفیس تین مرتبہ مختلف مواقع پر تشریف لاتے رہے اور برکتوں سے اور دعاؤں سے نوازا کرتے تھے۔ آپا سارہ اور آپا مجیدہ شاہنواز بھی جب کبھی تشریف لاتیں تو میں نے ان کو اس احسان پر شکرگزاری کا اظہار کر کے مزید دعاؤں کی درخواست کی تو فوراً کہا کرتی ہیں کہ یہ تو معمولی بات تھی تو اس قدر کیوں اظہار تشکر کرتی ہو بہرحال میں تو ہمیشہ یہ یاد رکھتی ہوں کہ جو لوگوں کا شکرگزار نہیں وہ اللہ کا بھی شکرگزار نہیں۔

ان دنوں آپا سارہ رحمان بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں میں سب بہنوں اور بھائیوں سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں بہت نافع الناس ہیں اللہ میاں کامل و عاجل شفا دے آمین۔

بقیہ صفحہ 5

اخلاص سے ایام زندگی بسر کئے۔ خاکسار کے والد تھے۔ مکرم ناظر حسین صاحب جماعت کے فدائی رکن تھے۔ اخلاص میں خوب ترقی کی۔ مالی قربانیوں میں دلی جوش سے حصہ لیتے۔ کلام الٰہی پڑھا اور اولاد کو پڑھایا۔ جماعت سے وابستگی حد جنوں تک تھی۔ عاشق باصفا تھے۔ دعوت الی اللہ کا عشق تھا۔ دھڑلے سے اشاعت حق کا فریضہ ادا کرتے۔ مہمان نواز تھے۔ کھرے کردار کے مالک تھے۔ عبادات کا خوب ذوق رکھتے تھے۔ شب بیدار تھے۔ خلیق، ہمدرد اور غمگسار تھے۔ بڑی خوبیوں کے مالک تھے آپ کے ذریعہ آپ کی والدہ، بیوی کو قبول حق کی توفیق ملی۔

مکرم عزیزم نصیر احمد صاحب جن کی ابھی مسیں ہی بھیگیں تھیں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ ایف اے کے طالب علم تھے۔ خوش اخلاق اور دل کے حلیم تھے مقامی خدام الاحمدیہ کے فعال رکن تھے۔ ادب و احترام کے زیور سے آراستہ تھے۔ اپنے ہم عمروں میں مقبول تھے۔ خدمت سلسلہ میں سرگرم عمل رہنے والے تھے۔ عبادت کا شوق تھا۔ خوب صورت، خوب سیرت تھے۔ بات کرنے کا ڈھنگ آتا تھا۔ اپنے حسن کردار سے دوسروں کے دل موہ لینے والے تھے۔ اٹھتی جوانی اور ایسے پاکیزہ اطوار و عادات شائد نہ مٹنے والی یادوں کے لئے تھے۔ خوش اطوار اور نیک کردار تھا۔ ان کے والدین خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔

محترم چوہدری محمد انور صاحب ایڈووکیٹ کا ذکر خیر بھی اس حوالہ سے ضروری ہے۔ کہ آپ نے مقامی جماعت کے ساتھ اپنے تعلق کو کسی نہ کسی ذریعہ سے ضرور قائم رکھا۔ آپ پریکٹس حاصل پور ضلع بہاولپور میں کرتے تھے۔ لیکن ان کا آبائی تعلق اس جماعت سے تھا۔ بچپن و جوانی یہاں گزری۔ سرد و گرم حالات یہاں دیکھے۔ خدام الاحمدیہ سے وابستگی ان کی عملی رنگ کی تھی۔ خوش آواز تھے۔ نیک طبع انسان تھے۔ خوش خصال تھے۔ جماعتی تحریکات میں برابر کے شریک ہوتے۔ خوش دلی سے مالی قربانیاں کرنے والے تھے۔ نیک سیرت تھے۔ فعال زندگی گزاری احمدیت کے متوالا تھے۔ زندگی کی چالیس سے اوپر بہاریں دیکھی تھیں کہ چل بسے۔ دوست پرور تھے۔ نرم دل تھے۔ ذوق عبادت تھا۔ ان کے والد گرامی چوہدری غلام حیدر تھے جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ وہ بھی شب بیدار بزرگ تھے۔ عبادت گزار نیک اور پارسا قسم کے انسان تھے۔ مکرم چوہدری غلام حیدر کے دیگر برادران بھی بڑی نیک خوبیوں کے مالک تھے۔ عبادت الٰہی تو ان کی گھٹی میں پڑی تھی۔ دعائے نیم شب کے عادی۔ اور نیک خُو کے وجود تھے۔ ان بزرگوں کی اولادوں کو بھی اللہ تعالیٰ اعلیٰ رنگ میں خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ مکرم مولوی محمد منیر صاحب کی بلند قامت شخصیت کا فروغ جماعت میں خوب حصہ رہا ہے آپ کے خاندانی حالات کا تو علم نہیں۔ آپ اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر یہاں مقیم ہو گئے تھے۔ محترم مولوی محمد سعید انصاری صاحب کے برادر حقیقی تھے۔ آپ کی ہستی خوبیوں کا مرقع تھی۔ اعلیٰ علمی ادبی ذوق رکھنے والے تھے۔ تبحر عالم، باکردار اور نیک سیرت انسان تھے، عربی، اردو، فارسی پر کامل عبور تھا۔ شاعری کا ملکہ بھی رکھتے تھے۔ دبنگ اور بارعب آدمی تھے۔ طب میں گہرا شغف رکھتے تھے۔ نباض بھی خوب تھے۔ ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی تھی۔ ہر دل عزیز انسان تھے۔ نڈر اور بے خوف قسم کے آدمی تھے۔ خوش سخن تھے۔ گفتگو میں جاذبیت تھی۔ اپنے پرائے سب احترام سے پیش آتے۔ فن مناظرہ میں یکتا سخن کے بادشاہ تھے۔ بات کرتے تو تول کر۔ متوکل وجود تھے۔ سحرخیزی کا شوق رکھنے والے۔ کلام الٰہی سے محبت کرنے والے تھے۔ گہری معرفت رکھتے تھے۔ خوش مزاج اور خلیق تھے۔ علوم مروجہ سے باخبر کلام الٰہی کا درس دیتے تو ذہن نشین ہو جاتا۔ بڑا مختصر اور جامع اور عام فہم ہوتا تقویٰ شعار تھے۔ دعاگو بزرگ تھے۔ غریب پروری طبیعت کا حصہ تھی مزاح پہ آتے تو حسن مزاح کا حق ادا کر دیتے۔ انسانی نفسیات کا علم رکھتے۔ کم و بیش 20 سال کا عرصہ اس جماعت میں گزارا۔ لیکن باوقار زندگی گزاری۔ نافع الناس وجود بنے رہے۔ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں قرب و جوار کے دیہاتوں میں چلے جاتے اور فریضہ اشاعت حق ادا کرتے حسن خلق کی وجہ سے اپنوں اور غیروں کی زبان پر اب بھی آپ کا نام ہے۔ آپ کی اولاد بھی نیک سیرت ہے۔ مقامی جماعت سے آپ کی اولاد کا مدتوں سے رابطہ منقطع ہے۔ شائد الفضل کے ذریعہ یہ تعلق قائم ہو جائے۔

یہ تھے اس جماعت کے گلہائے بہار جو مدت سے آسودگان خاک ہیں۔ لیکن ان کی یادیں تازہ ہیں۔ اور دعا پر اکساتی ہیں۔ کہ ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

چوہدری خالد سیف اللہ خان نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

الفضل انٹرنیشنل لندن 30 مئی 1997ء

مکتوبِ آسٹریلیا

سرسوں کے پودوں میں پلاسٹک کے قدرتی پتے

کئی لوگ ہیں جو سرسوں کا ساگ شوق سے کھاتے ہیں۔ اگر اس کے پتے ربڑ کے بن جائیں تو پھر کیا ہو۔ خبر آئی ہے سائنسدان جینیاتی تبدیلیوں (Genetic Engineering) کے ذریعہ سے سرسوں کے بیج اور پتوں میں پلاسٹک کے مالیکیول (Plastic Polymers) پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں یعنی اس کے پتے بالکل پلاسٹک جیسے ہوں گے اور ان تمام خصوصیات کے حامل ہوں گے جن کا پیٹرولیم سے پیدا کردہ مصنوعی پلاسٹک ہوتا ہے۔ لہٰذا زمین سے اگنے والے پلاسٹک سے وہ تمام چیزیں بنا کریں گی جو آج کل مصنوعی پلاسٹک سے بنتی ہیں (سنڈے ٹائمز لنڈن بحوالہ ڈیلی ٹیلی گراف سڈنی 24۔ مارچ 97ء)

آسٹریلیا کے کرنسی نوٹ کاغذ سے نہیں بلکہ پلاسٹک سے بنتے ہیں۔ لہٰذا نوٹ چھاپنے کے لئے جس طرح کا چاہیں گے پلاسٹک اگا سکیں گے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31182

I-Rahmat Jamal S/O Raymond Jenkins

پیشہ ریٹائر عمر۷۱ سال بیعت ۱۹۵۱ء ساکن U S A بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۴-۹-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/706 $ ماہوار بصورت سوشل الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Rahmat Jamal USA گواہ شد نمبر1 محمد اکرام الحق جنالہ وصیت نمبر ۲۵۴۰۰ گواہ شد نمبر2 مبشر احمد ولد ڈاکٹر نذیر احمد U S A

مسل نمبر31183

میں مصور مومن ولد بشیر خالد مومن پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U S A بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱-۱۲-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9585 $ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مصور مومن USA گواہ شد نمبر 1 امیرالدین وصیت نمبر18149 گواہ شد نمبر2 محمد اکرام الحق جنالہ وصیت نمبر۲۵۴۰۰۔

مسل نمبر31184

میں سید سعادت احمد ولد سید شمشاد احمد ناصر پیشہ طالب علمی عمر۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U S A بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳-۱۱-1996 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/450 ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید سعادت احمد USA گواہ شد نمبر1 سید شمشاد احمد ناصر والد موصی USA گواہ شد نمبر2 سید ممتاز احمد USA۔

مسل نمبر۳۱۱۸۵

I-Khondakar Syeed Ahmad S/O Late Abdul Barik Khondakar

پیشہ تجارت عمر57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 1-10-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین برقبہ 0-3 Decimal مالیتی TK- 150000/- اور Tinshed کا مکان برقبہ 02Nos مالیتی TK 20000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 ٹکہ ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Khondakar Syeed Ahmad

برہمن بڑھیا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر1 SK Abdullah برہمن بڑھیا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 Mohsin Quaesh برہمن بڑھیا بنگلہ دیش۔

مسل نمبر31186

میں مرزا محمد شریف ولد مرزا اللہ دین صاحب قوم مغل پیشہ..... عمر77 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 10-1-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ 10 مرلہ واقع موسیوالہ ضلع سیالکوٹ مالیتی سوا لاکھ روپے (2) نقد رقم سات ہزار روپے صرف (3) سائیکل ساختہ چین مالیتی دو ہزار دو سو روپے کل جائیداد ایک لاکھ 34 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا محمد شریف ساکن موسیوالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 اعجاز احمد وصیت نمبر29479 گواہ شد نمبر2 محمد اقبال ساکن موسیوالہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر31187

میں صادقہ طیبہ زوجہ ملک عبدالرحیم صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 24-2-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر ایک ہزار روپے (2) طلائی زیور چھ گرام مالیتی اڑھائی ہزار روپے (3) تحفہ از خاوند محترم زرعی زمین برقبہ ایک کنال واقع چھانگا ضلع سیالکوٹ مالیتی پچیس ہزار روپے صرف (4) ترکہ از والدین نقد تیس ہزار روپے (5) نقد بینک میں ڈیڑھ ہزار روپے کل جائیداد مالیتی ساٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ طیبہ ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر11065 گواہ شد نمبر2 ملک عبدالرحیم خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31188

میں رفیعہ ارشد زوجہ ارشد محمود ساہی ایڈووکیٹ قوم جٹ ساہی پیشہ ملازمت عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہی کالونی ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 1-3-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بیس ہزار روپے (2) طلائی زیورات چودہ تولہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ نو ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رفیعہ ارشد ساہی کالونی ڈسکہ کلاں P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 ارشد محمود ساہی ایڈووکیٹ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 مرزا محمد صدیق صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر31189

میں محمد شفیق قیصر ولد نور احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکے ناگرے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 15-2-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ آٹھ ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شفیق قیصر کالیکے ناگرے P.O آدم کے ناگرے ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 چوہدری نور احمد وصیت نمبر24400 گواہ شد نمبر2 ماسٹر محمد صدیق ناصر وصیت نمبر24124۔

درخواست دعا

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد حسین صاحب کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نورالدین صاحب خوش نویس ربوہ ایک مدت سے ضعف اعصاب اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں۔ اور اب کچھ عرصہ سے دوران سر کی تکلیف لاحق ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم علی احمد صاحب ورک سیکرٹری تحریک جدید فتح کلاس ضلع شیخوپورہ پچھلے دنوں ایک حادثہ کے باعث دو ماہ تک ہسپتال رہے ہیں اب حالت ٹھیک ہے مگر کمزوری ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ1

بھی دعا مانگنی چاہئے کیونکہ وہ ہدایت سے دور ہیں۔ پھر ہماری دعائیں ختم نہ ہو جانی چاہئے۔ کیونکہ خداتعالیٰ نے اپنے سامان انہی تک نہیں محدود رکھے۔ جو خدا سے دور ہیں۔ بلکہ ان کو بھی دیتا ہے۔ جو خدا کو گالیاں دیتے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ کہ انہیں ہدایت حاصل ہو۔ اور ان کے دلوں کے زنگ دور ہو جائیں۔ تاکہ خداتعالیٰ اور دین کی طرف متوجہ ہو سکیں۔ پس ہمیں وسیع دعا کرنی چاہئے۔ جیساکہ ہمارے پیدا کرنے والے کی رحمت وسیع ہے۔ ہم کبھی تقویٰ حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک خداتعالیٰ کی صفات حاصل نہیں کرتے اور خداتعالیٰ کی صفات ہمارے اندر جلوہ گر نہیں ہو جاتیں۔ خداتعالیٰ ہمیں ایسا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 2- اپریل 1926ء)

○○○

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں
زرعی وسکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8- بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

خبریں

ربوہ : 13- جون-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایسے وقت میں جب پاکستان اور بھارت کے درمیان بات چیت جاری تھی بھارت کی طرف سے جارحیت اور اس کے نتیجہ میں ایک پاکستانی میجر کی شہادت ایک افسوسناک واقع ہے۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ گزشتہ چند دنوں کے دوران بھارت کی بعض اشتعال انگیز کارروائیوں سے پاک بھارت مفاہمت کو آگے بڑھنے میں مدد نہیں ملے گی۔ بھارت نے خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر مذاکرات کے بارے میں مجوزہ تاریخ اور شیڈول کا جواب نہیں دیا ہے۔ اس لئے بات چیت تعطل کا شکار ہو سکتی ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستان اور بھارت دفاعی بجٹ میں کمی کا بیک وقت اعلان کریں۔ بھارتی قیادت سوچے سمجھے منصوبے کے تحت دونوں ملکوں کے تعلقات معمول پر لانے میں رکاوٹ ڈال رہی ہے۔

○ ممتاز کاروباری اور صنعتی شون گروپ کا حکومت سے سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ وہ ڈیڑھ ارب روپے بینکوں کو واپس کرے گا۔ ادائیگی املاک اور بینک حصص کے علاوہ نقدی کی صورت میں کی جائے گی۔

○ نامعلوم دہشت گردوں نے فیصل آباد میں مختلف وارداتوں میں دو شیعہ رہنماؤں کو فائرنگ کرکے ہلاک اور ایک کو شدید زخمی کر دیا ہے۔

○ کراچی میں مسلح نقاب پوش دہشت گردوں کی مختلف علاقوں میں فائرنگ سے تین افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے ہیں۔ کئی گاڑیوں اور دوکانوں کو نذر آتش کر دیا گیا ہے۔ بعض علاقوں میں لوٹ مار کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ شہر میں خوف و ہراس کی وجہ سے ٹرانسپورٹ بری طرح متاثر ہے۔ دفاتر میں حاضری معمول سے کم رہی۔

○ وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی چوہدری نثار علی نے واپڈا کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ واپڈا کی کارکردگی اطمینان بخش نہیں فیلڈ سٹاف کی اکھاڑ پچھاڑ ضروری ہو گئی ہے الیکٹرک سٹی بورڈ ایک ماہ کے اندر چوری روکے اور واجبات وصول کرے۔ انہوں نے کہا کہ واپڈا قومی معیشت کی بہتری کے لئے اپنے کردار ادا کرے۔

○ پیپلز پارٹی سندھ کے جنرل سیکرٹری پیر مظہر الحق کو اہل خانہ سمیت اغوا کر لیا گیا ہے۔ وہ حیدر آباد جا رہے تھے کہ نوری آباد کے قریب کلاشنکوف برداروں نے انہیں روکا اور اغوا کر لیا۔

○ صوبائی وزیر خوراک حافظ اقبال خاکوانی نے کہا ہے کہ گندم کی امدادی قیمت میں مزید اضافہ نہیں کیا جائے گا حکومت اس سال 30 ارب کی گندم درآمد کرے گی۔ بین الصوبائی نقل و حمل پر پابندی ہائیکورٹ کے حکم پر اٹھائی گئی ہے۔

○ حبیب بینک کے مزید 500 اعلیٰ افسران کو جبری ریٹائرڈ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ریٹائرڈ ہونے والے پچاس افسروں کو گزشتہ ہفتے جبری رخصت پر بھیجا گیا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے ایک حکم نامہ کے تحت صوبہ بھر سے فرقہ واریت ختم کرنے کے لئے تمام مساجد میں لاؤڈ سپیکر پر پابندی عائد کر دی ہے۔ صرف اذان اور عربی خطبہ کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کیا جائے گا۔ اس قانون کے خلاف علماء نے سخت رد عمل ظاہر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ صہونیوں کی خوشنودی کے لئے یہ پابندی لگائی گئی ہے۔ پابندی وبال بن جائے گی۔ حکومت کو چاہئے کہ دہشت گردی۔ بیروزگاری اور مہنگائی کنٹرول کرے۔

○ صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ ارشد خان لودھی نے پنجاب اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا کہ پنجاب کے بڑے شہروں میں دو سال پرانے رکشوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ صوبائی وزیر اوقاف نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ داتا گنج بخش مزار کی سالانہ آمدن تقریباً 6 کروڑ روپے اور سالانہ اخراجات ایک کروڑ سے زائد ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دربار میں مردانہ حصہ میں 52 خادم اور زنانہ حصہ میں 15 خادمائیں صفائی پر مامور ہیں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے روسی فیڈریشن کے قومی دن کے موقع پر صدر بورس یلسن کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

○ بی بی سی نے وزیر اعظم نواز شریف کے ٹیلی فون اور ریڈیو پر قوم سے خطاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ 45 منٹ کی تقریر میں انہوں نے کوئی نئے اور حیرت انگیز اعلانات نہیں کئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے اعتراف کرتا ہوں کہ امن و امان کی صورت حال تسلی بخش نہیں ہے۔ دہشت گردی کی تازہ لہر افسوسناک ہے۔ فرقہ وارانہ رجحانات کو کم کرنے کے لئے ہر ممکن اقدام کریں گے۔

○ پاکستان اکنامکس سروے رپورٹ کے مطابق پاکستان میں افغان مہاجرین کی تعداد ساڑھے بائیس لاکھ ہو گئی ہے۔ آٹھ لاکھ رجسٹرڈ ہی نہیں ہوئے۔ زیادہ تعداد صوبہ سرحد میں ہے۔ ستمبر 96ء سے مارچ 97ء کے دوران 14 لاکھ مہاجر رجسٹرڈ ہوئے۔ 3 لاکھ بغیر رجسٹریشن آئے۔ غیر رجسٹرڈ مہاجرین کی اکثریت سمگلنگ اور سماجی جرائم میں ملوث ہے۔

○ گوجرانوالہ میں ڈکیتی کی وارداتوں کے دوران ایم این اے رائے احمد نواز کی گاڑی بھی چھین لی گئی۔ ان کا سیکرٹری گاڑی اسلام آباد لے جا رہا تھا کہ ڈاکوؤں نے مزاحمت پر اسے گولی مار کر شدید زخمی کر دیا۔

○ بی بی سی کے مطابق بھارت اور چین کے فوجی رہنماؤں میں طے ہوا ہے کہ دونوں ملک 1962ء کی جنگ کے بعد متنازع قرار پانے والی مشترکہ سرحدوں سے فوجوں کی واپسی کے عمل پر نظر ثانی کی جائے گی اور مشترکہ سرحدوں پر کم سے کم فوج تعینات کی جائے۔ اسی سلسلے میں پہلے بھارتی فوج کے نائب سربراہ نے حال میں ہی چین کا دورہ کیا تھا اور اب چینی فوج کا ایک سات رکنی اعلیٰ سطحی وفد بھارت آیا ہوا ہے جہاں وہ بھارتی عہدیداروں سے بات کر رہے ہیں۔

○ افغانستان میں طالبان مخالف فوجوں نے شمال میں طالبان کے کنٹرول والے آخری اہم قصبے پل خمری پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق طالبان مخالف کمانڈر نے کہا ہے کہ ان کی فوجیں پل خمری میں داخل ہو گئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سینکڑوں طالبان فوجیوں کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔ طالبان نے دو ہفتے پہلے اس قصبہ پر قبضہ کیا تھا۔ تاہم وہ اس وقت یہاں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ اور ان کی مخالف فوجوں نے کابل سے ان کا رابطہ کاٹ دیا ہے تین ہزار طالبان گھیرا توڑ کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ دریں اثنا ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے افغان تنازع کے خاتمہ کی اپیل کی ہے تاہم بیرونی مداخلت کے خلاف انتباہ کیا ہے۔

○ بھارت اور سعودی عرب تجارتی تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کے لئے مشترکہ تجارتی کونسل قائم کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں 30 سعودی تاجر اور 40 سینئر افسران صنعت اور بجلی کے وزیر ڈاکٹر ہاشم عبداللہ یمنی کی قیادت میں بھارت پہنچ گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دونوں ملکوں میں سائنسی تعاون بھی بڑھایا جائے گا۔

ضروری اعلان

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی انسپکٹر الفضل برائے توسیع الفضل اور وصولی واجبات کے لئے ضلع نارووال کے دورہ پر آرہے ہیں۔ احباب جماعت اور جملہ اراکین سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز پوٹنسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز اور ہومیو پیتھک کتب نیز ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص فارم CDF /15 روپے میں ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون سیلز 21283 کلینک 771 211054
فیکس 212299

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام /30، 60 گرام /90، 100 گرام /150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /250
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

حیرت انگیز سیل
• لان پرنٹ
• ماربل شفون پرنٹ
• بریزا چکن کی
سیل صرف 15 جولائی تک
بڑھتی ہوئی مہنگائی میں یقیناً فائدہ اٹھائیں۔
اب کوٹ برقعوں کیلئے جدید ورائٹی
• اوپل نیٹ ڈبل جارجٹ جاپانی سیل کی قیمت Rs 400/- (500)
• ڈبل جارجٹ جاپانی صرف Rs 350/- ریڈی میڈ Rs 500/-
• A لائن کوٹ برقعہ
جاپانی ریڈی میڈ Rs 525/-
ڈبل جارجٹ 500 نئے رنگوں میں دستیاب ہے
باجوہ کلاتھ سٹورز
گولبازار - ربوہ
فون: 568